دسمبر اب بھی تیرا منتظر ہے

ڈاکٹر ابرار عمر

الرزّاق پبلی کیشنز
207 عرفان چیمبرز 30 ٹمپل روڈ لاہور،
فون: 7238501

محبت کی عمارت گر گئی ہے
کوئی ملبے پہ بیٹھا رو رہا ہے
ہوا پتوں سے سر ٹکرا رہی ہے
ترے جانے کا ماتم ہو رہا ہے

دسمبر اب بھی تیرا منتظر ہے

ڈاکٹر ابرار عمر

الرّزاق پبلی کیشنز

207 عرفان چیمبرز 130 ٹمپل روڈ لاہور،

فون: 7238501

Marfat.com

کتابوں سے دوستی کریں
ہمارے ادارے کی کتابیں
آپ کو نئی دنیا سے
روشناس کرائیں گی
ناشر: احمد جمال الدین

1999ء

سرورق : ایس۔ایم۔فاروق
قیمت : 100 روپے
کمپوزنگ : عمران بٹ
مطبع : عظیم علیم پرنٹرز

شازو اور شارو کے نام

Feet trinketed and Hennaed hands
But a wall between us stands

I shall now close be to her charm
But she as an another's stands

Her tinseled clothes shall not be mine
Though in her eyes my yearing stands

And when but last she looks at me
Within her tears my anguish stands

She very far from me shall go
'Mongst all but this fantasy stands.

دسمبر اب بھی تیرا منتظر ہے

1- رائے	افتخار عارف	11
2- سفر آغاز کرتے ہیں	ڈاکٹر ابرار عمر	13
3- کچھ باتیں اور	ڈاکٹر ابرار عمر	16
4- برف کا سورج		17
5- تمہارے بغیر		18
6- ایک یاد		19
7- دسمبر اب بھی تیرا منتظر ہے		20
8- مجھے آغاز کا دکھ ہے		22
9- جوانی جب محبت کے ادھورے گیت گاتی ہے تمہاری یاد آتی ہے		24
10- محبت (محبت دشت فرقت میں)		26
11- محبت (محبت حسن کی بارات)		28
12- محبت ہو بھی سکتی تھی		30

13- مجھے اس سے محبت ہے	31
14- اب کبھی ناں محبتیں ہوگی (غزل)	34
New Year Card -15	36
16- محبت جب نئے محور پہ آئے گی	37
17- ایک شعر	39
18- تمہاری برتھ ڈے پر	40
19- اوک میں سویا ہوا سوال	42
20- تین شعر	44
21- وہ کون تھی؟	45
22- ہوا سے سوال	47
23- میں اپنا ہجر رونا چاہتا ہوں	48
24- مری کے مال پہ	50
25- تمہاری یاد آتی ہے	51
26- ایک شعر	53
27- دھند	54
28- سانحہ	56
29- مون لائٹ	57
30- یہ کس کی یاد ہے	59
31- اس کے ہاتھوں پہ حنا پاؤں میں پائل ہوگی (غزل)	60
32- عجیب رستے ہیں زندگی کے	62
33- اس سے پہلے کہ	64
34- میری منتظر رہنا	65
35- اگر تم پاس رہتے تو......	66
36- دو شعر	67
Kinnaird -37	68

38- وہ کہتی ہے	70
Lintott -39 میں	71
40- کلاس آخری تھی	72
41- ایک شعر	74
42- شوق پرواز تو آواز کو دکھ دیتا ہے	75
43- ماتم	76
44- اس کو شہر سے دور بلایا کرتے تھے	77
45- خواب سمندر	79
46- سلگتے چاند کی تنہائیوں میں زندہ ہوں (غزل)	81
47- آگے بھاگے جا رہی ہے میرے فردا کی لکیر	83
48- ایک شعر	84
49- خواب ہے تیرا بدن	85
50- دو شعر	87
Murree -51	88
52- دو شعر	89
53- یاد	90
54- ایک واقعہ	91
55- خلش	92
56- ایک شعر	93
57- دریچہ	94
58- جب بھی ملتا ہے اپنی کہتا ہے (غزل)	96
59- تری آنکھوں میں دھوکہ ہے	98
60- ماتم	99
61- دو شعر	100
Oh Girl -62	101

Marfat.com

63- مگر تم نے....... 102
64- ایک شعر 104
65- ایک یاد 105
66- موت جدائی گاتی ہے 106
67- ایک شعر 107
68- مرے کمرے میں جب آنا 108
69- تیز ہوا کے جھونکے ہیں اور کومل پھول (غزل) 109
70- اس سے پہلے کہ 110
71- ایک شعر 111
72- کنواری دستکیں اور رات کا خموش سفر 112
73- کنار شام سورج مر رہا ہے (غزل) 113
74- اک مسافر ہوں....... 115
75- ایک شعر 116
76- ایک لڑکی نے....... 117
77- یہ میرا دوش نہیں 118
78- دو شعر 119
79- ایک بیمار رات کا منظر 120
80- ایک شعر 121
81- خودکشی سے پہلے 122
82- ایک شعر 123
83- میں اس کو قتل کرنا چاہتا ہوں 124
84- پھر بہار آئی ہے 126
85- مجھے کیوں یاد کرتی ہو؟ 127

دسمبر اب بھی تیرا منتظر ہے

کیسی عجیب بات ہے کہ ہماری ادبی تاریخ میں ترقی پسند تحریک کے حوالے سے ایک عام خیال یہ پایا جاتا ہے کہ انہوں نے "غم دوراں" پر بہت زور دیا اور غم جاناں" سے صرف نظر کیا اور یہ بھی کہ انہوں نے محبت کی بجائے دوسروں غموں پر توجہ دی مگر جب ہم اپنے زمانے کی عشقیہ شاعری پر نظر ڈالتے ہیں تو ایک بالکل مختلف صورت نظر آتی ہے۔ محبت کی جتنی اچھی نظمیں ترقی پسند فکر سے تعلق رکھنے والے شعراء کے ہاں دیکھنے میں آتی ہیں اس کی مثالیں نسبتاً کم ہیں۔ جانے کیوں گزشتہ چند دہائیوں سے ہم اپنے دل کے معاملات کو بیان کرنے سے گریزاں نظر آتے ہیں۔ ایسے میں ڈاکٹر ابرار عمر کی رومانوی شاعری میرے لیے تازہ ہوا کے خوشگوار جھونکے کی حیثیت رکھتی ہے۔ جذبے احساس کے رومانوی موسم سے اظہار کی صورت اختیار کرتے نظر آتے ہیں۔ معصومانہ عشق اور حیرتیں ہوں کہ ہجر و وصل کے دیکھے ان دیکھے خواب' اچھے دنوں کی میٹھی میٹھی یادیں ہوں یا چھوٹے چھوٹے ملال سب گھل مل کر غزلوں میں اور نظموں میں شاعر کے دل کی طرح دھڑکنے لگتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ سچی شاعری میں جذبے کی لگن گہری ہو تو اظہار بھی نکھر جاتا ہے۔ ڈاکٹر ابرار عمر کے تخلیقی سفر کا یہ خوشگوار موسم آنے والے دنوں میں اور بھی زیادہ بار آور اور ثمر بار ہو گا۔ مجھے اس کا پورا یقین ہے۔

افتخار عارف

سفر آغاز کرتے ہیں

ہسپتال کے سامنے ٹیکسی کی فرنٹ سیٹ سے اترتے ہوئے' جب میں دروازے کو Push کر رہا تھا تو شاید میں زندہ رہنے کی آخری کوشش کر رہا تھا۔ اس سے پہلے میں نے کچھ نئے کپڑے خریدے تھے اور پندرہ بیس روز سائیکلنگ بھی کی تھی۔ شہر کے کونوں کھدروں میں زندگی کو ڈھونڈا مگر Suicidal Ideas میرے خون میں دوڑ رہے تھے۔ موت مرے لیے واضح ہوتی جا رہی تھی۔ ہارمونیم پر ہاتھ رکھا تو اس کے سر غائب تھے۔ سورج کو غور سے دیکھا' چاند کو منانے کی کوشش کی' پھولوں سے باتیں کیں مگر--- اپنی محبت کو فون کر کے جینے کا جواز ڈھونڈھنا چاہا مگر نہ ملا۔ یہی وقت تھا جب ندیم نے مجھے بتایا کہ تمہیں Major Depressive Illness ہے...............

کہانی اس بچے کی ہے جو صدیوں پہلے اپنے گاؤں کے گھر کے چھوٹے گیٹ کے سامنے صحن میں نیکر پہن کر لیٹا' سردیوں کی تقریباً سہ پہر کو اپنی ماں سے پوچھ رہا تھا' زندگی مشکل کیوں ہے؟--- حقیقت یہ ہے کہ میں ایک Born Artist ہوں موسیقی اور شاعری میری روح میں کہیں تھی۔ کچھ کتابوں' کچھ رشتوں اور کچھ چہروں نے بڑی حد تک اس کرب کو تنظیم کیا جو میرے اظہار کے لیے شاید ضروری تھا۔ میں نے اپنے لڑکپن اور اوائل جوانی میں اظہار سے فرار کیا اور اس طرح چاند' سورج' بادل' بارش' برف' پہاڑوں اور انسانوں کے ساتھ بددیانتی کا مرتکب

ٹھہرا۔ میں سوچتا تھا کہ خود کو تسلیم کر لیا تو بکھر جاؤں گا۔ ہوا یہ کہ میں نے بکھرنے کے بعد خود کو تسلیم کیا.........................

....

وہ مجھے زندہ رکھنے کے لیے بجلی کے جھٹکے دے رہے تھے اور میں موت مانگ رہا تھا۔ میں Suicide کے گناہ کا مرتکب نہیں ہونا چاہتا تھا۔ میری خواہش اس موت کی تھی جس کا فیصلہ اوپر ہوتا میں نہ کرتا مگر اوپر خاموشی تھی' طویل خاموشی شاید ہزاروں سالوں پہ محیط' مگر اس طویل خاموشی سے زندگی کو نکلنا تھا۔ بھرپور شاعری والی زندگی' موسیقی والی زندگی زندگی سے محبت کرنے والی زندگی' رونے اور رونے والوں سے پیار کرنے والی زندگی' زندگی جہاں ہنسی آنسوؤں میں اور آنسو ہنسی میں ڈھلتے دیر نہیں لگاتے۔ کیفیات کا امتزاج ایک عجیب کیفیت کو جنم دیتا ہے۔ کبھی موسیقی شاعری میں اور کبھی شاعری موسیقی میں ڈھل جاتی ہے اور اگر آواز کا سہارا مل جائے تو عمریں مختصر لگتی ہیں.........................

گل نستر کے تنے کے نچلے حصے کی چھال اتری ہوئی تھی۔ وہ کالے کپڑوں میں ملبوس عین اس حصے کے سامنے بیٹھی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ مجھے کالا لباس پسند ہے۔ وہ اکثر مجھے پوچھتی "آپ کو کالا رنگ آخر کیوں پسند ہے؟" اسے خبر نہیں تھی کہ کچھ چیزیں جنم کے ساتھ منسلک ہوتی ہیں......................... وہ کسی اور طرح سے بھٹکی ہوئی تھی اور میں کسی اور طرح سے۔ ہماری ضرورت ہمیں ایک دوسرے کے بہت قریب لے آئی......................... وہ رو رہی تھی اور میں اس کے آنسوؤں سے زندگی لکھ رہا تھا--- اس کی باتوں کے پیچھے ایک کرب تھا میں غم شناس تھا مجھے محبت ہو گئی.........................

گلابوں کا موسم تھا۔ ہم اس درخت سے کچھ فاصلے پر اسپریا نامی سفید پھولوں والے گھنیرے درخت نما پودے کے نیچے بیٹھے ہوئے صحن مستقبل میں جھانک رہے تھے۔ اس روز وہ میرے لیے کچھ کھانے کے لیے بھی لائی تھی--- آس پاس گلابوں کے بے شمار پھول تھے مگر کالا گلاب کہیں نہیں تھا۔ میں اس کو ڈھونڈھتا رہا

اور وہ چلی گئی--- اندھیرا پھیلنا شروع ہو گیا' اندھیرے کا رنگ ہمیشہ کالا ہوتا ہے مگر جب چاند ہو تو.................... مگر چاند تو اپنا اپنا ہوتا ہے--- ہر کسی کا اپنا--- میرا چاند چلا گیا...................................

میں اور آپ جس بستی کے مکین ہیں وہاں چشم نم سے اشک بھی ڈر ڈر کے بہتے ہیں۔ معصوم راہی خود محافظ کے ہاتھوں لٹتے ہیں۔ نظاروں کو لوگ آپس میں بانٹ لیتے ہیں۔ جینے کی گھڑیاں کشکول میں ملتی ہیں۔ دانائیاں اس کی ہیں جس کے پاس پیسہ ہے۔ ایسی بستی کے فنکار کا اظہار اپنے اور اپنے لوگوں کے ان دکھوں سے ماورا کیسے ہو سکتا ہے۔ اس امید کے ساتھ کہ محبت کا کوئی سورج اس بستی میں ضرور طلوع ہو گا۔ سفر آغاز کرتے ہیں۔

Dr. ABRAR OMER
C/O SALMAN
BI-1366 Muslim Town
Rawalpindi

Marfat.com

کچھ باتیں اور

نوجوان شعراء نے پچھلی دہائی میں فن شاعری میں اجتہاد کر کے جو خوبصورت تخلیقات دی ہیں انہوں نے قاری کو حبس کی کیفیت سے باہر نکال دیا ہے۔ لفظوں کے مناسب استعمال اور اوزان کے حوالے سے محتاط رویہ ضروری ہے' مگر اس حد تک قید جو Creativity کو نقصان پہنچائے مجھے پسند نہیں۔ بہت سے الفاظ ایسے ہیں جن کو ویسے ہی باندھنے کی ضرورت ہے۔ جیسے وہ بولے جاتے ہیں تاکہ قاری پڑھتے وقت بے وزنی کی کیفیت کا شکار نہ ہو۔ میرے نزدیک قاری بہت اہم ہے۔ آج کے قاری کو اگر ہم نے گزرے ہوئے کل کی باتیں گزرے ہوئے لوگوں کی طرح بتانا جاری رکھیں تو اس کے پاس بھٹک جانے کے لیے بہت راستے ہیں--- نئے انسان کے مسائل اور زبانوں کے بدلتے ہوئے رجحانات تقاضا کرتے ہیں کہ اظہار کے اندر بھی روح عصر ہو۔ اس سلسلے میں میں اپنے Contempraries کو Appreciate کرتا ہوں--- تنقید اگر تخلیق کا معیار بہتر بنائے تو شاہکار ساز ہوتی ہے اور اگر تخلیق گلا گھونٹنے کے درپے ہو تو بے رحمی ہے-- مجھے خوشی ہے کہ تخلیق کے عمل کو روکنے والی قوتیں دم توڑ رہی ہیں اور اظہار اور ے انداز اظہار دونوں میں آزادی کے دن آگئے ہیں۔

برف کا سورج

دسمبر کے مہینے میں
مری کے ایک رستے پر
تمہارے شوخ ہاتھوں نے
چمکتی برف سے جو ریشمی سورج بنایا تھا
وہ میری گرم راتوں کو
ابھی تک ٹھنڈی میٹھی روشنی کا
چاند دیتا ہے

"تمہارے بغیر"

شہرِ آزار کو کھلتی ہوئی کھڑکی کی تھکن
میری آنکھوں کو بھگوتی ہوئی آوارہ ہوا ــــ
نوحۂ دیوار پہ بیزار گھڑی کی ٹک ٹک
میرے انجام پہ روتا ہوا سانسوں کا ستار
بیٹھ کر گرتی ہوئی دیوار پہ تیری تصویر
ٹوٹی الماری میں بکھرے ہوئے چاہت کے نقوش
رات کے صحن پہ پھیلا ہوا یادوں کا غبار
رقص کرتی ہوئی تنہائی کے پیاسے سائے
میں اکیلا ہوں مگر پھر بھی اکیلا تو نہیں

"ایک یاد"

لپٹی ہوئی تھی آنکھ سے اس کے بدن کی بیل
مہکا رہے تھے ذہن کو سرگوشیوں کے پھول
گدرائی چاندنی میں وہ اجلی شرارتیں
صدیوں کی برف توڑ گئیں چند ساعتیں
آواز اس کی اوڑھ کر پھر سو گئے تھے ہم
ان دیکھی گہری وادیوں میں کھو گئے تھے ہم

"دسمبر اب بھی تیرا منتظر ہے"

وہ لمحے
سوچ کی دہلیز پر ٹھہرے ہوئے ہیں
دسمبر کے مہینے میں
ہزاروں سال پہلے جب
ترے وعدے کے ہونٹوں نے
مری آنکھوں سے بہتی زندگی کے ہاتھ چومے تھے
مری بے رنگ باتوں کے کنارے
تم نے خوابوں کے سہارے اور اشکوں کے ستارے رکھ دیئے تھے
اور
ہوا کو اپنی چاہت کی حفاظت کا اشارہ کر دیا تھا
ہوا کی خنکیوں میں اب بھی تیری نرم باتیں
آہٹوں کا جال بنتی ہیں
سماعت اب بھی تیرے قہقہوں کا شور سنتی ہے

خیال اب تک تمہاری انگلیوں سے
میرے دل کے سرخ آنسو پونچھتا ہے
نگاہیں برف کے پھیلے چمکتے کینوس پر جا بجا
تیری رفاقت کی ضرورت پینٹ کرتی ہیں
ٹھٹھرتے پانیوں کے تن پہ بکھری دھوپ
تیرا ہجر روتی ہے
کہاں ہوتی ہے تو
محبت کی سلگتی رہ گزاروں کے کناروں پر
دسمبر اب بھی تیرا منتظر ہے

مجھے آغاز کا دکھ ہے

ترے کمرے میں بکھرے کانچ کے برتن بتاتے ہیں
کہ کوئی خواب ٹوٹا ہے
کتابوں پر پڑے گلدان کے ٹکڑوں میں
پھولوں کی کہانی ہے
جو تم نے رات کے پچھلے پہر
اک خوبرو مہمان کی خاطر سجائے تھے
تمہارے بیگ کی زپ بھی کھلی ہے
اور تمہارا پرس بھی
کھونٹی پہ الٹا ایسے لٹکا ہے
کہ جیسے کوئی چمگادڑ
سحر کی روشنی سے خوف کھا کر آسمان کو گھورتی ہے
دھوئیں کے بادلوں کی زد میں ہوتے ریشمی کپڑے
مری آنکھوں نے دیکھے ہیں

Marfat.com

ترے نیکلس کے کچھ موتی
ترے باہر کے دروازے کی چوکھٹ پر
مرے پاؤں کے نیچے آ رہے تھے
یہ وہی پاؤں ہیں جو تیری محبت میں
فقط محوِ سفر ہیں

ترے انجام کا مجھ کو پتہ تھا!
مجھے آغاز کا دکھ ہے

جوانی جب محبت کے ادھورے گیت گاتی ہے تمہاری یاد آتی ہے
اداسی ساری ساری رات جب مجھ کو جگاتی ہے تمہاری یاد آتی ہے

میں اپنے دل کی دھڑکن کی صدائیں سن کے گھبراہٹ میں کمرہ چھوڑ دیتا ہوں
کوئی آواز ہے جو میرے پیچھے پیچھے آتی ہے تمہاری یاد آتی ہے

ہمارے گھر کے آنگن میں طلوع شام کا منظر بڑا دلدوز ہوتا ہے
ہوا جب زرد پتوں کو "بکھر جانا" سناتی ہے تمہاری یاد آتی ہے

گلابوں جیسی آنکھیں جب محبت کے سفر پر اپنا پہلا پاؤں دھرتی ہیں
مرے دل میں پرانی اک دعا آنسو بہاتی ہے تمہاری یاد آتی ہے

تمہارے قرب میں بیتے ہوئے کچھ ریشمی لمحے مرے خوابوں میں آتے ہیں
تو ایسے میں تری آواز ہی مجھ کو جگاتی ہے تمہاری یاد آتی ہے

سلگتے موسموں کی بے اماں دوپہر کو خوشبو جب انجانے سے خدشے سے
سسکتے بے گنہ پھولوں کو تنہا چھوڑ جاتی ہے تمہاری یاد آتی ہے

Marfat.com

محبت

محبت دشت فرقت میں
بنا راحت سفر چلتے کسی مجذوب کے دل سے نکلتا ایک نوحہ ہے
محبت راستوں کے جال میں بھٹکا ہوا راہی
کسی کے بام پر ٹھہرا ہوا اک اجنبی چہرہ
محبت خواب بن جائے تو تعبیریں نہیں ملتیں
محبت ایک بارش ہے
جو اک اک بوند کر کے تن سے من میں جب اترتی ہے
سریلے ساز بجتے ہیں
انوکھے باب کھلتے ہیں
محبت کرنے والے تو فصیل جاں کو داؤ پر لگا کر بات کرتے ہیں
وہ کانٹوں کی زمینوں پر بھی ننگے پاؤں چلتے ہیں
محبت ایک سرگوشی
کسی فنکار کے ہاتھوں سے چھڑتا بے خودی کا راگ

محبت بارشوں کے موسموں میں یاد کی کلیا یا

محبت جلتے تپتے راستوں پر پھیلتا سایہ

محبت اک قضا بن کر بھی آتی ہے

کئی لوگوں کے جیون میں

محبت مرگ گل بھی ہے

محبت یاس کی صورت

اک ایسی پیاس کی صورت

کبھی جو بجھ نہیں پاتی

محبت اک اداسی ہے

بلا کی خامشی بھی ہے

محبت موسموں کو حسن کا پیغام دیتی ہے

محبت چاہنے والوں کو یہ انعام دیتی ہے

قبولیت کے دروازوں پہ مہکی اک دعا بھی ہے

محبت اک سزا بھی ہے

محبت بہت جھڑوں کا نام

محبت اک سلگتی شام

محبت

محبت حسن کی بارات
محبت درد کی سوغات
محبت تتلیوں کے رنگ میں ڈوبا ہوا نغمہ
محبت رات کی تنہائی میں باتیں سناتی ہے
محبت گیت گاتی ہے
محبت چلمنوں کے پیچھے چھپتا ایک چہرہ ہے
محبت ایک دیوانے کے چہرے کا وہ سہرا ہے
جسے اقرار نے باندھا
محبت پارسائی ہے
محبت ہی خدائی ہے
محبت درد کی آغوش میں پلتا ہوا نوحہ
محبت عشق کی دہلیز پر ٹھہرا ہوا بادل
محبت ایک رستہ ہے

Marfat.com

گھنیرے جنگلوں کے بیچ سے تنہا گزرنے کا
محبت منجمد تاریک رستوں کا سہارا ہے
محبت دھیرے دھیرے دل کے آنگن میں اترتی ہے
کسی کے ساتھ بیتے ایک لمحے کو ترستی ہے
محبت خود پہ ہنستی ہے
محبت فیصلہ ہے فاصلوں سے پیار کرنے کا
کسی سے دور رہ کر بھی کسی کے پاس رہنے کا
محبت عالم گل میں صبا کا ایک جھونکا ہے
محبت گرم موسم میں خنک سا ایک جذبہ ہے
محبت کالی راتوں میں چمکتا ایک سپنا ہے
محبت اونچے نیچے راستوں کا اک سفر بھی ہے
محبت ایک صحرا ہے محبت ایک گھر بھی ہے

Marfat.com

محبت ہو بھی سکتی تھی

اگر یہ فاصلہ جو درمیاں ہے دور ہو جاتا

ترا ہنسنا ترا رونا مجھے مقدور ہو جاتا

تو تم سے بات کرنے کے کئی امکان ہو جاتے

جو باہم رابطے مشکل ہیں وہ آسان ہو جاتے

مرے دل میں کمی سی ہے ہمیشہ ساتھ رہتی ہے

اگر تم پاس رہتے تو محبت ہو بھی سکتی تھی

مجھے اس سے محبت ہے

مرا آدرش بس یہ ہے
مری باتیں اسے منزل پہ پہنچا دیں
وہ منزل جس پہ اس کی شخصیت آزاد ہو
اس کو کوئی خوف نہ خطرہ ہو
زمانے کے اصولوں دوسروں کے فیصلوں سے ماورا
اک ایسی شخصیت
جسے مجھ سے محبت ہو
جسے خود سے محبت ہو
ہزاروں زاویوں سے اس کی شخصیت میں شامل ہو کے
اس کو میں کئی رنگوں میں رنگ ڈالوں
مری نظمیں مری غزلیں اسے میرا بنا دیں
وہ مرے گیتوں کو بن بن کر
ہنسے، روئے
وہ مجھ سے دور رہ کر بھی
مجھے محسوس کرنے کے ہر اک انداز سے گزرے

کبھی ایسا بھی ہو جائے
وہ اپنی بے پناہ مصروفیت سے کچھ دنوں کے واسطے

میرے لیے اپنے لیے کچھ وقت لے آئے
کسی خاموش ریستوران کے اندر
وہ کچھ پل کیٹس اور پھر بائرن پر بات کرکے
مجھ کو Beatles کے کسی مسحور گانے کا حوالہ دے
وہ تھامس ہارڈی کے Tess پر کچھ اس انداز سے باتیں کرلے
میری نگہ نمناک ہو جائے
مرا غم کتنا گہرا ہے
میں کتنی مشکلوں سے منزلوں کو چھو سکا ہوں
اس کو یہ ادراک ہو جائے

کسی بل کھاتی پگڈنڈی پہ
پھولوں سے لدے پیڑوں
سنہری رات میں کرنوں کی برساتوں کو جب وہ غور سے دیکھے
میں اس کو غور سے دیکھوں
جھکے بادل کے سائے میں کسی برفیلے رستے پر
کسی مچلے ہوئے جذبے پہ
کچھ پل بات کرکے وہ
ذرا سا روئے پھر ہنس دے
وہ اپنی بے پنہ مصروفیت سے کچھ دنوں کے واسطے
میرے لیے اپنے لیے کچھ وقت لے آئے
ہری رت میں گھنے اشجار میں بہتی ہوئی

ندی کے سائے میں
وہ مجھ سے بات کر لے
اور
مجھے بے سمت آمد کی خبر کا سایہ دے کر پھر
کسی بے نام رستے پر نکل جائے
ہمیشہ دور رہنے کے لیے لیکن
وہ مجھ سے دور ناں جائے
ہمیشہ پاس رہنے کے لیے لیکن
وہ میرے پاس ناں آئے
اگر وہ دور جائے گی تو مجھ کو بھول جائے گی
اگر وہ پاس آئے گی تو مجھ سے ٹوٹ جائے گی
اسے پانے نہ پانے کی یہ کیفیت
مرا انجام ہو جائے
سفر بے نام ہو جائے
مجھے بس یاد رہنے کے لیے
اس سے محبت ہے
مجھے اس سے محبت ہے

○

اب کبھی ناں محبتیں ہوں گی
ہر کسی سے شکائتیں ہوں گی

جن کو چاہا نہیں گیا یارو
ایسی کتنی ہی صورتیں ہوں گی

مجھ کو دیکھا ہوا نے تیرے ساتھ
اب قیامت کی بارشیں ہوں گی

اس کو بھی چاند سے محبت ہے
اس کے دل میں بھی حسرتیں ہوں گی

Marfat.com

زندگی کے کٹھن سفر میں عمر
اس کو میری ضرورتیں ہوں گی

Marfat.com

NEW YEAR CARD

اک سال کے آخر میں
اک سال کی آمد کی
تم خبر سناتے ہو
یوں پیار جتاتے ہو
وہ سال کب آئے گا
جب اپنی آمد کی
تم خبر سناؤ گے
یوں پیار جتاؤ گے

محبت جب نئے محور پہ آئے گی

محبت جب نئے محور پہ آئے گی
تو اپنے آپ کو ڈھونڈو گے، تم بھی پھر
کسی روتی ہوئی تصویر کے اجڑے نظارے میں
کنار شام ساگر کے کنارے پر
زمیں میں دفن ہوتے ریشمی سورج کی حالت کے اشارے میں
کسی ٹوٹے ہوئے دل میں
کبھی بنجر زمینوں کی طرف چلتے
کسی خاموش رستے پر
سمے کی آگ میں جل کر فنا ہوتے سوالوں میں
محبت کے تصور کے کئی مردہ حوالوں میں
کسی ٹوٹے ہوئے مندر یا بوڑھے سائے میں

جو دھوپ سے لڑنے سے قاصر ہے
محبت جب نئے محور پہ آئے گی
کئی سمتوں میں یہ تحلیل ہو گی
اور اپنے آپ کو ڈھونڈ گے
تم بھی پھر
سلگتی دھوپ میں پھولوں کی رنگت کی پکاروں میں
یا ساحل سے گریزاں ہوتی لہروں کے اشارون میں
یا ان لوگوں کی حالت میں
جنہیں شوق سفر نے مستقل تنہائیاں ہی دیں
محبت جب نئے محور پہ آئے گی
یہ ممکن ہے کہ تم خود کو
کسی صحرا کی جانب ڈھونڈنے نکلو

○

ایک دریا کو راستہ دے کر
ایک صحرا نے خودکشی کر لی

"تمھاری برتھ ڈے پر"

تمھاری برتھ ڈے پر
کونسا تحفہ تمھیں بھیجوں
مری چشمِ تصور مختلف سے رنگ کی اک نیل پالش
اور مچلتے شیڈ کی اک لپ سٹک کو
مسکراتی چوڑیوں کے سائے سائے دیکھتی ہے
کبھی میں سوچتا ہوں
شہر کے فیشن زدہ بوتیک سے
کچھ نت نئے انداز کے کپڑے خریدوں
اور تم کو بھیج دوں
ذرا سی دیر میں یہ دل مرا یہ مضطرب دل
میری انگلی کو پکڑ کے

شہر کی سب سے مزین شاپ کا منظر دکھاتا ہے
جہاں پر بے شمار انٹیک نظروں کو لبھاتے ہیں
یہی وہ شاپ ہے جس سے ہزاروں سال پہلے
میں نے تیرے جیسی اک لڑکی کی خاطر
وصل کے تحفے خریدے تھے
مگر اب میں،
پرانی خواہشوں کی قبر کے پہلو میں بیٹھا
سوچتا ہوں
مرا غم بھی کسی انٹیک سے کم تو نہیں ہے
تمہاری برتھ ڈے پر
تم کو اپنے دائمی غم کا اندھیرا بھیج دیتا ہوں
یہ ممکن ہے کہ تم اس پر
محبت کے ستارے ٹانک دو

اوک میں سویا ہوا سوال

تمہیں میری محبت کی قسم مجھ کو بتا دو نا!
تمہارے پہلے پہلے ریشمی جذبوں کو
چھونے والا ساحر کون تھا
تمہارا استعارا کون تھا
تمہارے شہر میں مہکا ہوا کوئی اجنبی سورج
تمہارے حزن میں پلتا ہوا کوئی نرگیں لمحہ
کوئی تارہ جو امکاں کے افق پر بارہا چمکا
تمہارے شہر سے گزرا ہوا کوئی بے کراں دریا
شکستہ لوح پر لکھا ہوا پھولوں کا موسم
یا کنار شب اندھیرے کو فنا کرتا ہوا
اک ریشمی ہالا

کئی پرکھوں سے جس نے نیند کو لوٹا
تمہارے برج کی وہ رقص کرتی آخری خواہش؟
بتا دو کون تھا؟
جس نے تمہارے زندگی بھر کے سوالوں کو
دعاؤں کے مہکتے سلسلوں کو
وقت کے دل پر سجانے کی قسم دی تھی
تمہیں میری محبت کی قسم مجھ کو بتا دو
وہ اشارہ کون تھا
جس نے تمہیں منزل کے پہلو میں
چمکتے آئینے دکھلا دیئے تھے
جن میں تیری شکل رنگوں میں بدلتی تھی
کنارا کون تھا جس کی ہواؤں نے
تمہیں اک اجنبی ساگر میں
گھل جانے کی خواہش دی
تمہیں میری محبت کی قسم
مجھ کو بتا دو نا

○

تمہارے بعد بھی ہم نے یہ سلسلہ رکھا
تمام شہر کے لوگوں سے رابطہ رکھا

نجانے کب کوئی ہم کو وہ بات بتلا دے
قریب رہ کے بھی جس نے ہمیں جدا رکھا

تمہاری شکل میں دیکھا ہے اپنی صورت کو
تمہارا نام تبھی ہم نے آئنہ رکھا

وہ کون تھی

وہ خواب تھی ایک واہمہ تھی
کہ صرف میرا خیال تھی وہ
وہ دور رہتی یا پاس رہتی
مرے خیالوں میں مستقل وہ بہار جیسا مقام رکھتی
وہ جب بھی مجھ کو سلام لکھتی
محبتوں کا پیام لکھتی
تو یہ بھی لکھتی
خیال رکھنا
تمہارے جذبے مری امانت ہیں
یہ امانت سنبھال رکھنا
مجھی کو چاہو مجھی سے رکھو
تمام رشتے تمام ناطے
تمام گھڑیاں تمام باتیں تمہاری میری ہی سلطنت ہیں
یہ چاندنی کی حسین راتیں
مرے خیالوں میں تم گزارو

Marfat.com

دھنک کے سارے حسین رنگ اور
مستیاں جو بہار کی ہیں
حکایتیں جو نکھار کی ہیں
ضرورتیں جو قرار کی ہیں
شرارتیں ہیں ہواؤں کی جو
بغاوتیں ہیں جو بادلوں کی
یہ تتلیوں کی حسین نازک ادا میں جو بھی ہے فلسفہ سا
مجھی پہ سب کچھ نثار کرنا
مجھی سے تم جان پیار کرنا
سنو کبھی تم گنوا نہ دینا
وفاؤں کا وہ حسین موتی
جو تم نے مجھ سے چرا لیا ہے
مجھے کبھی تم بھلا نہ دینا
ہزار راہیں ہیں زندگی کی
ہزار سمتیں ہیں راستوں کی
کہیں کبھی تم بھٹک نہ جانا"
وہ خواب تھی ایک واہمہ تھی
یا صرف میرا خیال تھی وہ
وہ کون تھی

Marfat.com

ہوا سے سوال

سبھی کہتے ہیں
جاتے وقت اس کی ساری تاویلیں
مرے ہی پیار میں ملبوس تھیں
تو پھر وہ لوٹا کیوں نہیں
ہائے وہ میرے مسئلے کی روح تک کو جانتا تھا
زندگی میرے لیے کچھ مختلف ہے مانتا تھا
اب پرانے ڈر کے جالے ذہن و دل سے کون دھوئے گا
مجھے اب کون روئے گا
بکھرتی زندگی کی بن بیاہی خواہشیں
اب چیونٹیاں بن کر
مرے کل کے تصور کے بدن کی ہڈیاں تک کھا رہی ہیں
اور نہ جانے اب یہ سانسیں بھی کہاں سے آ رہی ہیں
سبھی کہتے ہیں
جاتے وقت اس کی ساری تاویلیں
مرے ہی پیار میں ملبوس تھیں
تو پھر وہ لوٹا کیوں نہیں
بولو وہ لوٹا کیوں نہیں ہے؟

میں اپنا ہجر رونا چاہتا ہوں

میں تیرے ہاتھ پر مسلا ہوا دل رکھ کے
اپنا ہجر رونا چاہتا ہوں
سمے کے پھیلتے ساگر میں میرے گمشدہ جیون کا دکھ
تیرے سہارے کا کنارہ چاہتا ہے
مجھے معلوم ہے تو وہ کبھی بھی ہو نہیں سکتی
مگر میں نے شباہت کی محبت میں
مسیحائی کو ڈھونڈا ہے
تبھی تیرے سواگت میں
بصارت حوصلے کے خواب بنتی ہے
کئی بے شکل آوازوں سے شل میری سماعت
تیرے ملنے کے خیالوں سے بہکتی ہے

Marfat.com

مری سوچوں کے جنگل کے اندھیرے میں
کسی بھی عارضی ممکن کی مشعل کی ضرورت ہے
جو میرے درد کی شدت میں
شاید کچھ کمی کر دے
مجھے معلوم ہے ہاری وفا سرطان کی صورت
بدن اور روح میں جب پھیل جاتی ہے
اداسی موت کا آغاز گاتی ہے
مگر میں نے شباہت کی محبت میں
مسیحائی کو ڈھونڈا ہے
مسیحائی جو میری موت کو آسان کر دے

مری کے مال پر

سفر سے پہلے کا سارا خیال جھوٹ ہوا
کوئی تمنا ہے جیتی ہے اور مرتی ہے---
مری کے مال پہ ویرانی رقص کرتی ہے

تمہاری یاد آتی ہے

تمہاری یاد آتی ہے
اندھیری رات کو جب آسماں پر
بجلیاں حرف محبت نقش کرتی ہیں
کسی ناکام ساعت جب
ہمارا دل شکستہ کہ حوصلے کا نوحہ گاتا ہے
نئی ہجرت ہماری زندگی کی تازہ مجبوری کے آنگن میں
سیہ خیمہ لگاتی ہے تو ایسے میں
تمہاری یاد آتی ہے
تمہاری یاد آتی ہے
کبھی آباد سڑکوں کے کناروں پر
کبھی مقتول جذبوں کے مزاروں پر

کبھی بنجر زمینوں پر
کنار شب زمیں میں دفن ہوتے
ریشمی سورج کی حالت کے اشارے پر
جدائی کے کنارے پر
کہیں موسم بدل جائے
کبھی جو ساز مل جائے
کبھی جو گیت بن جائے
کبھی سنگیت چھن جائے
محبت ساز لمحوں میں
بہت ناراض لمحوں میں
زمانے کے سوالوں میں
حفاظت کے خیالوں میں
تمہاری یاد آتی ہے
جب آدھے راستوں پر جا کے منزل بھول جاتی ہے
تمہاری یاد آتی ہے

Marfat.com

○

سورج پل پل چھپتا اور نکلتا ہے
دن مجھ پر افسوس سے آنکھیں ملتا ہے

Marfat.com

دھند

انہی موسموں میں
ہماری ضرورت کے پل نے
محبت کے مہکے ہوئے شہر کے راستوں سے
سفر بھر دیا تھا
دکھوں سے بھری زندگی شانت ہو کر
رفاقت کی ساری رسومات کے سکھ سے
لپٹی ہوئی مسکراتی ہوئی جی رہی تھی
امیدوں میں لپٹے ہوئے قہقہے
روشنی کے سفر کا اشارہ بنے تھے
مگر یہ خوشی موت سے حاملہ اک اداسی کی ماں تھی
انہی موسموں میں

بدلتے ہوئے راستوں سے خیالوں کی مرغابیاں ڈر گئیں
تو سبھی خواہشیں مر گئیں
نارسائی کے کیچڑ میں دھنستی ہوئی زندگی کی
زباں تھک گئی
اداسی نے اب موت کے Monster کو
مرے نیلے کمرے کی دیوار کے دل پہ ٹانکا ہوا ہے
میں ناراض موسم میں
انجام کے بیڈ پہ بیٹھا ہوا مختصر ہو رہا ہوں
میں اب سو رہا ہوں
میں اب--- سو--- رہا ہوں---

سانحہ

اس لڑکی کے ہاتھ کے دل میں
پچھلی رات کا وعدہ تھا
اور آنکھوں میں
آنے والی رات کی گہری پرچھائیں

مون لائٹ ☆

مال روڈ کے گرد غبار میں ڈھلتی اجڑی شام
ناموں والے شہر کے اندر
میں بے گھر بے نام
بیتے وقت کا بوجھ اٹھائے
چلتے چلتے جب لاہور کے دل تک پہنچا
دھکے کھاتے میں نے ایک قطار میں ٹکٹ خریدا
اور پھر اپنے بوجھ کو پل دو پل کی خاطر
نیچے رکھا
ترسی آنکھیں ننگی آوازوں کے نشے میں گم تھیں
لوگوں کے دکھ انجانے جسموں کی صورت
خوشیاں بن کر رقص میں تھے

میرے دکھ بھی ان جیسے تھے
میں بھی اپنی خوشیاں دیکھ کے خوش تھا
لیکن
مون لائٹ سے باہر رات بہت ویران تھی
شام سے بھی ویران
میری ذات کے اندھیاروں سے
آسمان پہ پھیلی کالی چادر تک ویران

☆ لاہور کا ایک سینما

"یہ کس کی یاد ہے"

زمیں پہ سایہ شب جب بھی سانس لینے لگے
اداسیاں لئے آتی ہیں درد کی دستک
کبھی جو رت جگے میں جسم کروٹیں بدلے
تو صحن دل میں کسی دکھ کی قبر ہلتی ہے
کبھی جو چاند گھٹاؤں کی زد میں آ جائے
فلک کو دیکھتے ہی آنکھ رونے لگتی ہے
کبھی جو تیز ہوا بارشوں کو لے آئے
ہزار وسوسے سانسوں میں رقص کرتے ہیں
یہ کس کی یاد ہے
در و دوار پہ دائم ہے کون سا قصہ
میں جانتا ہوں مگر جانتا نہیں ہوں میں

○

اس کے ہاتھوں پہ حنا پاؤں میں پائل ہوگی
ایک دیوار مگر بیچ میں حائل ہوگی

اس کے جلوؤں کے بہت پاس میں ہوں گا لیکن
وہ کسی اور کی تقدیر کا حاصل ہوگی

سرخ کپڑوں پہ سجے تار نہ ہوں گے میرے
اس کی آنکھوں میں مرے پیار کی جھلمل ہوگی

جاتے جاتے وہ مجھے پیار سے دیکھے گی جب
روتے روتے وہ مری روح میں شامل ہوگی

مجھ سے وہ دور بہت دور چلی جائے گی
یہ کہانی بھی سر بزم مکمل ہوگی

عجیب رستے ہیں زندگی

عجب رستے ہیں زندگی کے
وہ جو بہاروں کی آبرو تھا
ہزار رنگوں کی جستجو تھا
زمانے بھر میں عزیز کہہ کر
محبتوں کا امین کہہ کر
وہ جس کو پونم کا چاند کہہ کر پکارتے تھے
وہ خود فریبی میں کھو کر اپنی تمام سمتوں کو خود ہی بھولا
اب اس کے چہرے پہ اجنبیت ہے
اس کی باتوں میں دوستی کے عظیم بندھن کے ٹوٹنے کی عجب خبر ہے
عجیب رستے میں زندگی کے
کہ ہم نے جو بھی خیال دل میں سجائے رکھے

Marfat.com

وہ خواب بن کر بکھر گئے ہیں
سوال جسم اور جان کے جو بچائے رکھے
جواب کے اب بھی منتظر ہیں
شکائتوں کا حساب ہو گا
ہم اپنے خوں سے لکھیں گے اب ایک ایسا نغمہ
کہ جس کا عنوان سراب ہو گا
جو ذہن و دل کے سبھی سہاروں کے ٹوٹنے کی کتاب ہو گا
وفا میں ہارے ہوئے بچارو
عجیب رستے ہیں زندگی کے
عجیب بندھن ہیں دوستی کے
کبھی دلیل بہار ہیں یہ
کبھی یہ صدیوں کی جستجو کو
بس ایک ساعت میں خاک و خوں میں ڈبو کے
ہم سے سوال پوچھیں کہ کون ہو تم
کہاں سے آئے ہو
اجنبی ہو
یہ کن خیالوں کے ہو گئے ہو
یہ کن سوالوں میں کھو گئے

Marfat.com

اس سے پہلے کہ

اس سے پہلے کہ ان آنکھوں سے لہو گرنے لگے
تجھ کو لاحق ہو کسی سرد جزیرے کا سفر
میری آواز میں آجائے غریب الوطنی
آ کسی روز محبت کی اجازت کے سبب
اپنے خوابوں کی زمینوں کی ہوا کو چھو لیں

میری منتظر رہنا

جواں ہے چاند بھی اور خوشبوؤں کا موسم ہے
ستم شعار ہیں اب دوریوں کے یہ بندھن
دل و نگاہ سے آگے بھی ایک دنیا ہے
ہمیں تو روح کی گہرائی میں اترنا ہے
چلو کہ جسم کی دہلیز پار کرلیں ہم
سمے کی بے رخی تو ہر کسی نے دیکھی ہے
لہو کی شورشوں کا اب یہی تقاضا ہے
متاعِ زندگی میں لمحے جو میسر ہیں
تمہاری زلفِ پریشاں کو میں سنواروں گا
تمہیں میں اوڑھ لوں گا تم بھی مجھ کو پہنو گی
خیال و خواب میں اک یاد ہم سجائیں گے
مہکتی روشنی میں میری منتظر رہنا

اگر تم پاس رہتے تو

محبت کے سوالوں کو حوالے مل گئے ہوتے
"جہاں پھولوں کو کھلنا تھا وہیں پر کھل گئے ہوتے"
مرے ایمان کی تکمیل بھی آسان ہو جاتی
فراریت مجھے بے سمت رستوں پر نہ بھٹکاتی
ضرورت مجھ کو بے آواز چہروں سے نہ ملواتی
ہزاروں صورتوں میں یوں کبھی تجسیم نہ ہوتا
اگر تم پاس رہتے تو
میں یوں تقسیم نہ ہوتا

○

وہ میرا مسئلہ حل کر گیا ہے
طبیعت اور بوجھل کر گیا ہے
میں جیسے اور ادھورا ہو گیا ہوں
مجھے وہ یوں مکمل کر گیا ہے

Marfat.com

☆KINNAIRD

سنہری گلابی دسمبر کی کھلتی ہوئی دھوپ جیسی
محبت بھری لڑکیاں
یہ نہیں جانتیں کہ محبت کی قسمت میں تاریکیاں ہیں
وہ تاریکیاں جن میں اپنے خدوخال
ہاتھوں سے بھی ناں پڑھے جاسکیں
زندگی کے تصور سے مہکی ہوئی لڑکیو!
جان لو کہ تمہارا سفر ایسے ساگر کی جانب ہے
جس کی ہواؤں کی جنت تو کچھ دن ہے
اور پھر
اندھیرا اگلتی ہوئی ایک گہرائی ہے
جس میں ساری صدائیں سماعت سے محروم مرجائیں گی

جو ہزاروں محبت بھری داستانوں کا انجام ہے
لڑکیو! تم بدن کے سوالوں کی شدت سے بہکی ہوئی ہو
جوابوں کی دھرتی کا ظالم سفر تو
تسلی کے جوتے پہن کر بھی
تم سے نہ طے ہو سکے گا
سنہری گلابی دسمبر کی کھلتی ہوئی دھوپ جیسی
محبت بھری لڑکیاں یہ نہیں جانتیں کہ
محبت کی قسمت میں تاریکیاں ہیں

☆ لاہور کا ایک کالج

Marfat.com

وہ کہتی ہے

وہ کہتی ہے
محبت کو اناٹومائیز☆ کر دینا نہیں اچھا
تمہارے لفظ پورے ہیں
مگر پھر بھی ادھورے ہیں
کسی خاموش شب
میرے فلک پہ آ کے
اپنے ہونے کی روشن گواہی دو
محبت روح ہوتی ہے سمجھتے ہو
بدن سے روح کی ہمسائیگی کو بھی سمجھ جاؤ
محبت کی اجازت کے سمے اک روز آجاؤ
بدن سے روح کا گھر پوچھتے ہیں

☆ Anatomise

Marfat.com

LINTOTT☆ میں

دیکھا جو میں نے غور سے
باہر کنار شام تک
سورج نے ہاتھ باندھ کر
مجھ کو سلام کہہ دیا
پھر اک سریلی بات نے
سردی میں گرم ہاتھ نے
مجھ کو ذرا ہلا دیا
سورج کا غم بھلا دیا

☆ Lintott (مری کا ایک ریستوران)

Marfat.com

کلاس آخری تھی

کلاس آخری تھی
گلابی قمیص اور سفیدی سے رنگ کے دوپٹے میں ملبوس
دیوار کے سائے سائے
مرے پاس ہی وہ کھڑی تھی
عجب سی گھڑی تھی
وہ لیکچر میں گم تھی
میں لیکچر سے ہٹ کر اسے دیکھنے لگ گیا تھا
وہ جونہی مجھے دیکھتی
میں نظر کو جھکاتا قلم کو گھماتا
مگر کچھ نہ لکھتا
کہ لکھنے کو کیا تھا

سنی اور سنائی ہوئی ساری باتیں
پریشان تھا اس کو کیسے بتاؤں
کہ وہ ساری بے معنی باتیں
مرے اس کے باہم جو ہوتی رہی ہیں
کلاس اور کالج کے لانوں میں بیٹھے
اب اک لمحہ جاں گسل میں سمٹ کر
مرے خون میں دوڑنے لگ گئی ہیں
کلاس آخری تھی
گزرتے سمے کو میں محسوس ایسے کیے جا رہا تھا
کہ جیسے مری سانسیں مجھ سے جدا ہو رہی تھیں
سفیدی سے رنگ کا وہ کاغذ مجھے یاد ہے
جس پہ میں نے گلابی سیاہی کے دل سے
محبت کی پہلی دعا نقش کرکے اسے بھیج دی تھی

○

مجھے فریب نہ ملتا اگر ستاروں سے
میں آسمان کے آنگن میں گھر بنا لیتا

شوق پرواز تو آواز کو دکھ دیتا ہے

شام سے آگے سوالوں کے دھند لکے سے پرے
شب کے آنگن میں ترے وصل کا جلنا ممکن
میں نے سوچا تو ہے لیکن مرے آغاز پسند
شوق پرواز تو آواز کو دکھ دیتا ہے
وصل کی کوکھ سے بس ہجر جنم لیتا ہے

Marfat.com

ماتم ☆

تم وہ تو نہیں ہو
وہ تو مر چکی ہے
تم نے کسی کے ساتھ مل کر
اس کو مار ڈالا ہے

☆ نثری نظم

Marfat.com

○

اس کو شہر سے دور بلایا کرتے تھے
ہم بھی اپنا پیار چھپایا کرتے تھے

رو رو کر جب آنکھیں دکھنے لگتی تھیں
اک دوجے کو خوب ہنسایا کرتے تھے

لمحہ لمحہ درد میں جلتے رہتے تھے
صورت صورت آس لگایا کرتے تھے

تنہائی میں دل کی سوچ زمینوں پر
ہم یادوں کے شہر بسایا کرتے تھے

باہر خوش رہنا اپنی عادت تھی
گھر میں جا کر نیر بہایا کرتے تھے

خواب سمندر

کہاں تھی تم
مجھے جب تیرے ہونے کی ضرورت تھی
میں اپنی مرضی سے اپنے بدن کا
کوئی بھی حصہ ہلانے سے بھی قاصر تھا
اماوس کی وہ تنہا رات
جب خوابوں کے آنگن میں کوئی تصویر لہرائی
جسے خونی تبسم نے بھیانک روپ بخشا تھا
میں کہنہ مشق ہاتھوں میں کسی کٹھ پتلی کی صورت
تماشا بن گیا تھا
اور خیالستان کی پریاں بھی تھک کر سو گئی تھیں تب
کہاں تھی تم
کہاں تھی تم
مری دنیا میں سورج جب کبھی مشرق کبھی مغرب میں ڈھلتا تھا
مری باتیں کسی منطق سے عاری تھیں
تمنا تشنگی کے راستوں سے دور رہتی تھی
مری چوکھٹ پہ امیدوں کا رقصِ ناتواں

حیرانیوں کی اک فضا میں
آخری سانسوں میں تھا
مرے آنگن میں ڈھولک کی سریلی تھاپ
دھیرے دھیرے موسیقی سے عاری ہوتی جاتی تھی
میں اپنی حیثیت سے بڑھ کے
آوازوں کے پیچھے دوڑنے پھرنے کا قائل تھا
مسافت ناچتی تھی اور منزل ڈگمگاتی تھی
کہاں تھی تم
اجالے کے پرندے کو
محبت کے پروں کی جب ضرورت تھی
مرے خوابوں کی اندازوں کی حالت بھی
بگڑنے کے مراحل سے گزر کر جب
سمے کی بھول میں گم تھی
کہاں تھی تم
اب آئی ہو تو بیٹھو تم
مجھے اب بھی تمہارے ریتلے جسم اور باتوں کی ضرورت ہے
مجھے تھامو--- مجھے چھو لو
سنو!!! مجھ کو نظر آؤ
کہاں ہو تم---
کہاں ہو تم---

○

سلگتے چاند کی تنہائیوں میں زندہ ہوں
میں اپنے درد کی پنہائیوں میں زندہ ہوں

کسی کی نیند میں مہکا ہوں خواب کی صورت
کسی کے جسم کی انگڑائیوں میں زندہ ہوں

دھنک خیال کی لفظوں کا ریشمی بستر
میں تیرے ہجر کی رعنائیوں میں زندہ ہوں

یہ لوگ تازہ رفاقت میں سانس لیتے ہیں
میں اپنی ذات کی تنہائیوں میں زندہ ہوں

Marfat.com

کشش فرار کی انسان کا مقدر ہے
پرائے خواب کی پرچھائیوں میں زندہ ہوں

Marfat.com

آگے بھاگے جا رہی ہے میرے فردا کی لکیر

ہچکیاں لیتی ہوئی یہ رات کی تنہائیاں
آنکھ ہے خاموش میری دھڑکنیں بیزار ہیں
حسرتیں لپٹی ہوئی ہیں روزن دیوار سے
جگمگاتی روشنی میں آئینہ خاموش ہے
سسکیاں لیتی ہوئی تحریر کی تصویر میں
رہ گزار آرزوئے شوق بھی اب سو گئی
ماند پڑتا جا رہا ہے حوصلے کا چاند بھی
آگے بھاگے جا رہی ہے میرے فردا کی لکیر

○

اکثر اتنا سوچ کے ہم ڈر جاتے ہیں
کتنے پاگل سڑکوں پر مر جاتے ہیں

خواب ہے تیرا بدن

بھولی بھٹکی زندگی میں جلتی بجھتی روشنی میں
میرے من کی بے خودی میں میرے تن کی بے بسی میں
بارشوں کے موسموں میں پانیوں کی شورشوں میں
خواب ہے تیرا بدن
خواب ہے تیرا بدن
چاندنی کے پیرہن میں، گلستاں کے بانکپن میں
تتلیوں کے جھرمٹوں میں، طائروں کی انجمن میں
موسموں کی بے رخی میں آتی جاتی ہر خوشی میں
خواب ہے تیرا بدن
خواب ہے تیرا بدن
ظلمتوں کی ساعتوں میں، زندگی کی الجھنوں میں
مشکلوں کے پربتوں پر، آرزو کے ساحلوں پر

Marfat.com

میری تنہا خواب گہہ میں، میرے دل کی ہر صدا میں
خواب ہے تیرا بدن
خواب ہے تیرا بدن
صبح تازہ میں نہیں ہے، شام صحرا میں نہیں ہے
دکھ کے عالم میں نہیں ہے، سکھ کے دامن میں نہیں ہے
فصل گل کی گفتگو میں، میری ساری جستجو میں
خواب ہے تیرا بدن
خواب ہے تیرا بدن

○

سوال دل کا مجسم جواب ہو جائے
میں اس کو چھونے لگوں تو وہ خواب ہو جائے
ستارہ بن کے کبھی کہکشاؤں میں چمکے
کبھی زمین پہ اترے گلاب ہو جائے

MURREE

دکھوں نے چاٹ لیا جب بھی میری ہمت کو
سمے کی بے رخی نے جب بھی سوگوار کیا
تعلقات میں جب بھی دراڑ پڑنے لگی
سسکتی زندگی کا حوصلہ بڑھانے کو
میں تیری پھیلتی بانہوں میں یوں سمٹ آیا
کہ جیسے پیاس کا مارا ہوا کوئی بچہ
لپٹ کے ماں سے ضرورت کا درد رونے لگے
تمہاری آنکھ میں امید کا جہان بخیر
یونہی مہکتی رہیں تیری پیار کی گلیاں
قدم قدم پہ ملیں تذکرے وفاؤں کے
فضا میں رقص کریں بادلوں کی تصویریں
شجر شجر پہ بنیں آشیاں ہواؤں کے
بدن پہ اوڑھ کر اپنی وفا کی ناکامی
سجا کے بالوں میں ٹوٹے ہوئے یقین کی راکھ
میں اپنے ذہن میں پھر حسن بونے آیا ہوں
تمہارے سینے پہ سر رکھ کے رونے آیا ہوں

○

تعلقات ہر کسی سے اس طرح بڑھے ہوئے
تمہارے میرے درمیان فاصلے پڑے ہوئے
مری کے مال روڈ پر پرانے موسموں کی یاد
ہوا کے سرد دانت میرے جسم میں گڑے ہوئے

یاد

شبنمی سی رات تھی
چاند بھی جوان تھا
برف کے پہاڑ پر
چھوٹا سا مکان تھا
میں تھا میری یاد تھی---
اگلی رت کی بات تھی
شبنمی سی رات تھی
چاند بھی جوان تھا
برف کے پہاڑ پر
چھوٹا سا مکان تھا
وہ بھی میرے ساتھ تھی

ایک واقعہ

تاروں کا آنچل تھا پتلی کمر
بانہوں میں گاگر تھی بہکی نظر
میں نے جو دیکھا تو شرما گئی
ہاتھوں کو آنکھوں پہ رکھنے لگی
گاگر بھٹک کے زمیں پر گری
پایل نے مجھ سے کوئی بات کی
چڑیا نے آنچل سے جھانکا مجھے
چوڑی بھی ہاتھوں کی بولی تھی "چھن"

خلش

اگر مرا انتظار کرتی
وہ شام شام وصال بنتی
وہ شب شب اختیار بنتی
میں ساری مشکل کا حل سمیٹے
تمہاری بستی میں آ گیا تھا

Marfat.com

○

وہ جو دریا کے پار رہتی ہے
میری آنکھوں سے روز بہتی ہے

Marfat.com

دریچہ

کمال صبح وصال دیکھو
کہ کیسی خوشبو بکھر رہی تھی
فضا بھی ساری نکھر رہی تھی
بس ایسے لگتا تھا جیسے اپنی نڈھال قسمت سنور رہی تھی
تمہاری باتیں ہماری باتیں ہزار رنگوں میں ڈھل رہی تھیں
ہماری آنکھوں میں مضطرب ایک جستجو نے قرار دیکھا
محبتوں کا حصار دیکھا
زمین دل کے چہار جانب جو ایک مہکی سی روشنی تھی
مری نگاہوں سے اس پرے تک
اس ایک کونے سے دوسرے تک
کچھ اس طرح سے جمی ہوئی تھی
کہ ایک سیڑھی بنی ہوئی تھی

جو بخشش سی اتر رہی تھیں
وہ میرے امکان کے کناروں کو چھو رہی تھیں
سراغ منزل کو پا کے ایسے بہک گیا تھا
کہ شوخ آنچل ڈھلک گیا تھا
وہ رقص جسموں کے ہو رہے تھے
کہ عکس آنکھوں میں بو رہے تھے
تمہارے بے باک قہقہوں سے
مہکتی وادی میں دور تک
ایک بے حجابی سی ہو گئی تھی
ہوا گلابی سی ہو گئی تھی

Marfat.com

○

جب بھی ملتا ہے اپنی کہتا ہے
میری باتیں کہاں وہ سنتا ہے

شہر والو اسے نہ جانے دو
اس سے میرا سراغ ملتا ہے

پیار اس کو بھی ہوگیا ہوگا
وہ کتابوں میں پھول رکھتا ہے

لوگ باتیں بنا رہے ہیں کیوں
وہ تو گھر سے نہیں نکلتا ہے

چند لمحوں کو زندگی دے کر
پھر وہ صدیوں کے بعد ملتا ہے

رات بھی گھور کر سلاتی ہے
دن بھی باتیں سنا کے ڈھلتا ہے

اس کا چہرہ گلاب کیوں نہ ہو
وہ تو میرے لہو پہ پلتا ہے

تری آنکھوں میں دھوکہ ہے

مجھے دیکھو کہ میں بھی تو
تمہارے واسطے کتنے حوادث میں سے گزرا ہوں
کمال ضبط سے کتنے مصائب میں نے جھیلے ہیں
مرے اجڑے ہوئے چہرے کو کتنے رنگ بھولے ہیں
مری آنکھوں نے اگر رزم پیار میں کتنے ستم دیکھے
تمہیں پھولوں کا بستر دے کے خود کانٹوں پہ سویا ہوں
مرے ظاہر میں باطن کے سبھی غم تم نے دیکھے ہیں
اکٹھے ہم نے منزل کے سہانے خواب دیکھے ہیں
مرے پاؤں میں زنجیریں تھیں پھر بھی میرے ہونٹوں پر
تمہارے ہی ترانے تھے

میں حیراں ہوں!
تمہارے پاس دینے کو مجھے کوئی نہیں الزام
پھر بھی یہ ترا چہرہ یقیں سے آج خالی ہے
تری باتوں میں بے زاری مجسم ہے
تبھی تو میں نے روکا ہے
تری آنکھوں میں جھانکا ہے
تری آنکھوں میں دھوکا ہے

ماتم☆

چھوڑ گئی ہو نہ تم بھی
تم بھی لوٹ کر نہیں آؤ گی
وہ بھی لوٹ کر نہیں آئی تھی

☆ نثری

دو شعر

ہر ایک دائرہ اک دائرے پہ منتج ہے
کوئی بتائے کہ ایسے سفر کا کیا ہوگا
سبھی سراب میری آرزو نے دیکھے ہیں
ترے جمال پہ ٹھہری نظر کا کیا ہوگا

OH! GIRL

تم مرے پانیوں کا سفر کرنے والی
وہ پہلی صدا ہو
جسے میں نے اپنے
ہزاروں برس پہلے کھوئے کناروں کی دریافت کا
دکھ دیا ہے

مگر تم نے

ابھی تو داستاں کو خال و خد ملنے تھے
ہاتھوں کو نئی رت نے ہرے گجرے سجانے تھے
شکستہ روح کو تعبیر کا اعجاز ملنا تھا
ابھی افسوس کی آنکھوں نے اپنے ہاتھ ملنے تھے
ابھی تو فاصلے کے چاند کی مہکی زمینوں سے
ہوائیں چلنے کا موسم بھی آنا تھا
ابھی لہروں کی آوازوں پہ ساحل پر
ہوا کا رقص ہونا تھا
ابھی فصل ضرورت میں خبر کے پھول کھلنے تھے
ابھی دل کی سماعت نے خوشی کا شور سننا تھا
محبت نے نئے رستوں پہ چلنا تھا
ابھی جسموں کی نیلاہٹ گلابی آگ بننا تھی

ابھی حرف محبت نے مری تصویر کی صورت
تری آنکھوں کے رستے سے زمین دل پہ بہنا تھا
تجھے سیراب کرنا تھا
ابھی رنگ دعا نے رحمتوں کا رخ بدلنا تھا
ابھی شاید کی آوازوں سے میری آنکھ روشن تھی
ابھی منظر سے موسم کا کوئی بھی رابطہ کب تھا
مگر تم نے
مگر تم نے

○

تمہارے جیسا ہوتا جا رہا ہوں
میں اپنی شکل کھوتا جا رہا ہوں

Marfat.com

ایک یاد

تمہاری نیم رخ آنکھوں کا پھیلتا سایہ
مرے بدن سے مری روح تک چلا آیا
چراغ جل رہے تھے اور ہم اکیلے تھے
تمام رات ہم اک دوسرے سے کھیلے تھے

"موت جدائی گاتی ہے"

شہر میں کتنی گلیاں ہیں اور گلیوں میں دروازے
درازوں کے اندر جینے مرنے کی آوازیں---
آوازوں کے بیچ میں رشتوں ناطوں کی زنجیریں
ہستی گاتی روتی مرتی خواہش کی تصویریں
وقت گزرتا جاتا ہے اور موت جدائی گاتی ہے
ایک کہانی مرتی ہے اور ایک شروع ہو جاتی ہے

○

ہم کو معلوم ہے جو ہونا ہے
عمر بھر ایک پل کو رونا ہے

میرے کمرے میں جب آنا

اپنی ہتھیلی پر بیتا ہر لمحہ
آنکھوں میں ہر زخمی موسم
چہرے پر محرومی کے سب صحرا لے کر آنا
جھریوں میں بے وارث لمحوں کی قبریں ہوں
پلکوں کے ہینگر پر اپنی رسوائی کا بوجھ
اور ہونٹوں پر ٹوٹی چاہت کی تصویر کی پپڑی
گزرے دنوں کی زرد نشانی لے کر آنا
پیاسے سفر کی تنہا راتیں
درد لٹاتی تیز ہوائیں
سوچ کے پھول جلاتی دھوپ صدائیں
خوابوں جیسے لوگوں کے بے سمت دلاسے
سب کچھ لے کر آنا
میرے کمرے میں جب آنا
مجھ کو ساری رات جگانا

○

تیز ہوا کے جھونکے ہیں اور کومل کومل پھول
جانے کتنے دن کے مہماں ہیں یہ بے کل پھول

دو پل کھل کے اتراتے ہیں اپنی قسمت پر
خاک میں ملنے سے انجان ہیں کتنے پاگل پھول

میں نے اپنی عمر میں دیکھے طرح طرح کے پھول
ہنستے گاتے شرم سے کھلتے غم سے گھائل پھول

میرے دل پر کتنے طوفاں بیتے تھے اس روز
آندھی کے در پر آیا تھا جب اک سائل پھول

اس سے پہلے کہ

اس سے پہلے کہ اداسی کا سفر ہو دائم
سانس ہو جائے جدائی کی ہوا سے نیلا
جسم کے چاند کو لگ جائے گہن لمحوں کا
دھوپ کی بارشیں کھا جائیں بدن سائے کا
خواب کے عکس میں آجائے دھواں حسرت کا
خامشی روح کے ہر تار کو مردہ کر دے
تیری مجبور نظر وقت کے سناٹے میں
ڈھونڈ لے اپنی محبت کے مقدر کی صلیب
آ کسی روز بہاروں کی برہنہ رت میں
غم کی تصویر کو رنگوں کا کنارا دے دیں

○

کسی نے کاٹ دیا اک درخت جنگل سے
پھر اس کے بعد بہت دیر تک ہوا نہ چلی

کنواری دستکیں اور رات کا خموش سفر

کنواری دستکیں اور رات کا خموش سفر
جب اپنے آپ سے باہر نکل کے دیکھا اسے
زمین عشق کا ہر دائرہ سوالی تھا

○

کنارِ شام سورج مر رہا ہے
پرندہ رات سے پھر ڈر رہا ہے

دھوئیں کے ہاتھ میں تلوار ہے اور
مری آواز کا رخ کر رہا ہے

نگاہیں روشنی کی منتظر ہیں
کوئی دیوار کو در کر رہا ہے

ضرورت آ رہی ہے رقص کرنے
اندھیرا روشنی سے ڈر رہا ہے

Marfat.com

مری آوارگی کے معجزے ہیں
زمانہ میری باتیں کر رہ ہے

جسے میں لمحہ لمحہ جوڑتا ہوں
وہی تقسیم مجھ کو کر رہا ہے

اک مسافر ہوں

میری تصویر کتابوں میں چھپا کر رکھنا
اپنی باتوں میں مری بات کو شامل رکھنا
یہ بھی ممکن ہے کہ کچھ لوگ تمہیں یہ کہہ دیں
"چند لمحوں میں کسی شخص کا ہونا کیسا
وہ تو اک خواب تھا خوابوں سے محبت کیسی
تم تو پاگل ہو سرابوں سے تمنا کیسی
اب کسی اور کے احساس کی سج دھج بن کر
تم کسی اور کے آنگن میں بسیرا کرلو"
تم بدلنا نہیں موسم کے بدل جانے سے
اپنے جلووں کو مرے پیار کے قابل رکھنا
بعد مدت کے سہی لوٹ کے آؤں گا میں
اک مسافر ہوں سرِ شام چلا جاؤں گا

○

بارش گونگی اور بہری ہے
پیاس سمندر سے گہری ہے

ایک لڑکی نے

ایک مجبور تعلق سے گریزاں ہو کر
ایک لڑکی نے
میری آواز سے بیمار سماعت بھر لی
میری غزلوں مری نظموں سے محبت کر لی۔

یہ میرا دوش نہیں

قلم کی نوک پر اب تک لہو کے قطرے ہیں
خبر کے ہاتھ پر لکھا ہوا ہے صبر ابھی
سمے کی آنکھ میں اب تک سفر کی الجھن ہے
بکھرتا ہوں میں کبھی اور کبھی سنورتا ہوں
نہ ٹوٹتا ہوں مکمل نہ پورا جڑتا ہوں
میں درمیان سے آگے جو بڑھ نہیں پایا
یہ میرا دوش نہیں راستوں کی سازش ہے
کسی بھی سمت چلے اب ہوا یہ ثابت ہے
ابھی دکھوں کو میری زندگی کی حاجت ہے

○

سوال ہو گئے تھے گم جواب جاگنے لگے
کسی بڑے گناہ کے ثواب جاگنے لگے
تمہاری سمت دیکھ کر جو دیکھا آس پاس کو
مری نظر میں دور تک گلاب جاگنے لگے

ایک بیمار رات کا منظر

شہر سے دور ایک رستہ تھا
سامنے جھیل کا کنارا تھا
آگے جنگل کی سرسراہٹ تھی
منجمد یاد کا بدن ٹوٹا
چند آنسو ہوا میں لہرائے

Marfat.com

○

وہ میرے صبر کا جب امتحان لے لیں گے
سمے کی دھند نے منظر بدل دیا ہوگا

خودکشی سے پہلے

صدا کی نبض رک گئی
نظر خبر سے جھک گئی
کھلونے ٹوٹنے لگے ——
سوال خواب بن گئے
دعائیں برف ہو گئیں
فلک کو آگ لگ گئی
زمین کے بدن پہ میل جم گیا
قلم بھی غم سے تھم گیا
خزاں رسیدہ شام ہے
کہ ممکنات کے اداس ساحلوں پہ
خودکشی کا رقص ہے
کوئی کنار وقت پر کھڑا صدائیں دے رہا ہے
وقت کی نگہ میں تیری نارسائی ثبت تھی
ہواؤں نے سمے کی داشتاؤں نے
تمہارے خواب چھین کر
کسی کا گھر سجا دیا

○

شہر سورج کا ظلم سہتے رہے
برف گرتی رہی پہاڑوں پر

میں اس کو قتل کرنا چاہتا ہوں

وہ جو اک گمشدہ موجود ہے
جس کو تلاشے جا رہا ہوں میں
جو میرا خواب لے کر
مجھ کو صدیوں کے تعاقب کے کسی کرب مسلسل میں
بھگوتا جا رہا ہے
کہاں ہے وہ
میں اس کو قتل کرنا چاہتا ہوں
وہ تتلی ہے کہ شعلہ ہے
وہ بادل ہے کہ جگنو ہے
وہ جو کچھ بھی ہے
میرا شور سنتا ہے
مری نظروں میں آتا ہے

کبھی گھرے کسی غم میں
کبھی مہکی ہوئی د لگیر آہٹ میں
مجھے شکوہ ہے
اس نے مستقل تحقیق میں بے حال کر کے مجھ کو لوٹا ہے
وہ جب تک ہے
مجھے یونہی تڑپنا ہے
مجھے خود سے بھی لڑنا ہے
کسی چہرے پہ پھیلی مسکراہٹ کو
عجب انداز سے محسوس کرنا ہے
بڑے بیزار لفظوں کو
حوالے کی لڑی میں بھی پرونا ہے
وہ نغمہ جو سنا جاتا نہیں
وہ چہرہ جو چھوا جاتا نہیں
وہ ملتا ہے مگر وہ بچ نکلتا ہے
بڑی ہی بے دلی سے سوچتا ہوں میں کہ اگلی بار
لیکن ہر دفعہ دھوکے میں رہتا ہوں
وہ اگلی بار کب آئے گی جب میں جیت جاؤں گا
محبت کی اجازت کے کسی لمحے میں
اس کو قتل کر دوں گا

پھر بہار آئی

رنگتیں اڑی سی ہیں
حوصلے بجھے سے ہیں
آنکھ میری پرنم ہے
جلتی بجھتی خواہش ہے
واقعے کے پیچھے بھی
واقعہ مجسم ہے
ڈوبتے چراغوں کی
سانس ٹوٹ جاتی ہے
بھول ہے تمہاری یہ
ایک وقت آئے گا
تم مجھے بھلا دو گے
اپنی لغزشوں کا میں
اعتراف کرتا ہوں
پیار کرنے والے تو
فاصلے نہیں رکھتے
سرکشی نہیں اچھی
لوٹ کر چلے آؤ
پھر بہار آئی ہے

مجھے کیوں یاد کرتی ہوں

یہ لوگوں سے سنا ہے کہ مجھے تم یاد کرتی ہو
مجھے کیوں یاد کرتی ہو
تمہیں پہلی ملاقاتوں میں میں نے یہ بتایا تھا
کہ میں تو اک عجب رستے کا راہی ہوں
میں ہجر و وصل کے سارے فسانے بھول بیٹھا ہوں
کسی تازہ کہانی کا کوئی کردار بننے سے بھی خائف ہوں
ترے چہرے پہ پہلی مسکراہٹ جو مری خاطر تھی
جب سے میں نے دیکھی ہے
تمہیں ملنے میں او لڑکی بڑا محتاط رہتا ہوں
تمہارے رونے دھونے سے زمانے کو بتانے سے
مرے اندر کبھی کوئی محبت جاگ ناں پائی
تمہیں میں آج بتلا دوں

کہ میں تو ایک قیدی ہوں کسی مردہ کہانی کا
جو برسوں پہلے میں نے اور تیرے جیسی اک لڑکی نے لکھی تھی
تمہیں دینے کی خاطر اب جو میرے پاس کچھ ہوتا
تمہاری بات کا مجھ پر بھی کچھ نہ کچھ اثر ہوتا
مگر لڑکی مرے یہ ہاتھ خالی ہیں
مری نظریں بھی روکھی ہیں
مجھے تم یاد ناں کرنا
جو اں لمحوں کو اپنے یوں کبھی برباد نہ کرنا
مجھے تم یاد ناں کرنا
مجھے تم یاد نہ کرنا
مجھے کیوں یاد کرتی ہو؟